احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلیے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار 25-اکتوبر 1999ء- 15 رجب 1420 ہجری- 25-اخاء 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 242

گناہ سے بچنے کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی سے اور بے انتہا بڑھاپے سے اور چٹیوں سے اور گناہوں سے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الاستعاذة من ارذل العمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترک شر دوسرا افاضہ خیر۔ ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضہ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو۔ انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا۔ دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے۔

بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے۔ جب خدا پر ایمان ہو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے۔ جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خداتعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خداتعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خداتعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلّی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔

اور دوسرا مرتبہ خداتعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو (دینی) اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے، جو خداتعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔

جس نیکی کو دوسرے لوگ بڑی مشقت اور بوجھ سمجھ کر کرتے ہیں۔ یہ ایک لذت اور سرور کے ساتھ اس کو کرنے کی طرف دوڑتا ہے۔ جیسے لذیذ چیز بچہ بھی شوق سے کھالیتا ہے۔ اسی طرح جب خداتعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کی پاک روح اس پر اترتی ہے۔ پھر نیکیاں ایک لذیذ اور خوشبودار شربت کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ بدی کے تصور سے بھی اس کی روح کانپ جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 466)

☆☆☆☆☆☆

احباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ گرمیوں کے دن تھے۔ نماز عشاء کے بعد میں بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔ آپ کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے۔ حضور ٹہلتے رہے اور کچھ دعائیں بھی پڑھتے رہے پھر قرآن مجید یعنی حمائل شریف ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر تلاوت فرماتے رہے میں اس انتظار میں بیٹھا کہ، جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ اسی اثناء میں حضور بیت مبارک کے فرش پر جہاں بوریا، چٹائی اور جانماز کچھ بھی نہیں تھا سیدھے لیٹ گئے اور ہاتھ پھیلاوئے اور فرمایا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا ہمیں تو خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں کوئی فتور نہیں ہوتا"

میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ حضور نے فرمایا تم تو پیر ہو پیروں کی تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوفزدہ ہوگیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی عادت ہے نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعویٰ سے پہلے گذر گئے انہوں نے بھی مجھے یہ عادت ڈال دی ہے۔ حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آگیا۔ اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو۔

ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست و احباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں"

(الحکم 21- مئی 1938ء صفحہ 16)

25 اکتوبر 1999

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔عبدالسمیع خان
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 76

کلاس نمبر 449
ریکارڈ شدہ 27-جنوری 99ء

گلستان سعدی

فرمایا آپ کو میں نے حضرت شیخ سعدی شیرازی کی کتاب گلستان سعدی کا تعارف کروایا تھا یہ سب دنیا میں مشہور ہیں سب دنیا میں ان کی کتابوں کے ترجمے ہوئے ہوئے ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے "گلستان" جس کا مطلب ہے باغ۔ اس میں ہر قسم کے پھول بھی ہیں پھل بھی ہیں۔ پرندے بھی چہچہا رہے ہیں۔

جب بغداد فتح ہوا ہے اور بغداد میں بہت ظلم ہوئے ہیں اس کے ایک سال کے بعد انہوں نے "گلستان" لکھی تھی۔ لیکن جس سال بغداد گرا ہے مطلب یہ ہے کہ چنگیزیوں نے بغداد کو فتح کیا ہے اس سال انہوں نے "بوستان" لکھی تھی۔ میں نے بوستان کا پہلے آپ سے ذکر نہیں کیا کیونکہ "بوستان" "گلستان" کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ بوستان کے بعد جو انہوں نے گلستان لکھی ہے وہ بہت اونچے مقام پہ ہے۔ اس میں انہوں نے نثر سے بھی کام لیا ہے اور شاعری سے بھی کام لیا ہے اور دنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ہیں۔

بوستان کو میں نے پڑھا ہے اس میں ایک تو یہ کہ کچھ گھسی پٹی باتیں بہت ہیں۔ صاف پکڑا جاتا ہے۔ میں تو فوراً پہچان لیتا ہوں۔ کلیلہ دمنہ کی بھی کئی کہانیاں کچھ بگاڑ کے بوستان میں ڈالی ہوئی ہیں۔ اسی طرح بعض پرانے الف لیلہ کے قصے ہیں۔ جو چیز اس کتاب میں مجھے اچھی نہیں لگی وہ یہ ہے کہ کچھ احادیث سے انہوں نے مضمون لیا ہے احادیث میں وہ مضمون رسول اللہ ﷺ نے بہت اچھی طرح بیان فرمایا تھا لیکن انہوں نے اپنی شاعری میں لا کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ وہ بات بن ہی نہیں سکی جو محمد رسول اللہ ﷺ نے سادہ لفظوں میں جان پیدا کی تھی۔ اس لئے اس میں یہ فرق ہے۔ مگر آپ لوگوں کو بوستاں کا بھی تو تعارف کروانا ہے۔ اس لئے میں نے بوستان کی کچھ چیزیں اکٹھی کی ہیں۔ میں نے آدھی سے زیادہ بلکہ 3/5 کتاب کی چھان بین کر لی ہے۔ صرف تھوڑی سی چیزیں ملی ہیں جو میں آپ کو سنا سکوں گا۔ باقی فارسی زبان میں لفاظی بڑی ہے باتوں باتوں میں باغ و بہار کھلا دیتے ہیں حریری بھی ایک شاعر ہوا کرتا تھا اس کے اندر کچھ بھی نہیں تھا لیکن زبان کا بڑا چالاک تھا بہت زبردست زبان دانی تھی کہ آج تک مدرسوں اور کالجوں میں حریری کے مقامات پڑھائے جاتے ہیں وہ عرب شاعر اور نثر نگار تھا۔ اس میں مجھے حریری بھی نظر آئی۔ پرانے زمانے کے شعراء کے قصے بھی نظر آئے عرب شعراء کے بھی۔ یہ جنگل ہے مختلف چیزوں کا لیکن انہوں نے اپنے لئے پانچ مضمون چن لئے۔ "بادشاہوں کا سلوک" جس طرح کلیلہ دمنہ میں ہے کہ بادشاہوں کو کس طرح کا ہونا چاہئے۔ بادشاہ کیسے ہونے چاہئیں۔ شاعر کیا ہونے چاہئیں فقیر کیسے ہونے چاہئیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے اپنے آپ کو باندھ لیا ان چیزوں میں جس کی وجہ Repetition بہت ہو گئی۔ وہی بات بادشاہ میں بھی ہونی چاہئے وہ فقیر میں بھی ہونی چاہئے وہ فلاں میں بھی ہونی چاہئے وہ ادیب میں بھی ہونی چاہئے اس لئے اس کتاب سے میں کوئی خاص متاثر نہیں ہوا پھر بھی بعض جملے سعدی کی یاد دلاتے ہیں۔ ان کی ذاتی جو خوبی ہے کہ اچھے لفظوں میں اچھی بات کرنا وہ موجود تھی مگر اپنے آپ کو مخمصے میں پھنسا بیٹھے ایسے چنگل میں پھنسا بیٹھے کہ سعدی کی سعدیت پوری طرح ابھری نہیں۔ مگر جن کو اس قسم کی لفاظی پسند ہے وہ اس کو بھی پسند کرتے ہیں۔

مثلاً سعدی اس طرح شروع کرتے ہیں اس میں نصیحت ہے کہ بادشاہوں کو کیا ہونا چاہئے۔

○ میں نے سنا ہے کہ نزع کے عالم میں نوشیروان نے حرمت سے کہا درویشوں کی دلداری کا بھی خیال رکھو صرف اپنے آرام و راحت کی فکر میں نہ لگے رہو۔

○ عقل مند آدمی یہ بات کب پسند کرے گا کہ بھیڑیا تو بھیڑوں میں گھسا ہو اور چرواہا سو رہا ہو۔

فرمایا:۔ انداز نصیحت میں زندگی نظر آتی ہے مگر وہ بات نہیں جو گلستان کی ہے۔

○ رعایا جڑ کی مانند ہے اور بادشاہ درخت۔ اے بیٹا درخت جڑ سے ہی مضبوط ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے رعایا کا دل نہ دکھاؤ اگر ایسا کرو گے تو اپنی ہی جڑیں کھوکھلی کرو گے۔ رعایا کے اوپر تو بادشاہت چلتی ہے۔ رعایا کی خاطر نہیں اپنی خاطر ہی اپنی بادشاہت مضبوط بنانے کے لئے اپنی رعایا کی خدمت کرو وہ اچھی ہو گی تو تم بھی اچھے ہو گے۔

○ ایک شخص بحر عمان سے باہر آیا اس نے صحراؤں اور سمندروں میں بہت سفر کئے اس نے عرب، ترکی، تاجک اور روم دیکھے ہوئے تھے۔ اور آداب محفل سیکھے ہوئے تھے۔ ہر ملک کے کلچر سے واقف تھا۔ وہ جسمانی لحاظ سے بھی تناور درخت کی طرح مضبوط تھا لیکن بے سروسامانی کی وجہ سے اس کے جُبّے پر گرم سوت کے دو پیوند لگے ہوئے تھے۔ جن کے اندر وہ جل رہا تھا۔ وہ سمندر سے ایک شہر میں داخل ہوا وہاں حاکم بہت عظیم المرتبت تھا اس میں عاجزی ایسی تھی کہ وہ درویشوں کے پاؤں پہ سر رکھ دیتا تھا۔ جب بادشاہ کو پتہ چلا کہ وہ آیا ہے اس سے دو باتیں کیں۔ اس نے اپنے حمام میں نوکروں کے سپرد کیا۔ بہت اچھی طرح نہلایا اور اعلیٰ درجے کے کپڑے پہنائے۔ جب وہ بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا تو بادشاہ تخت سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا۔ اس نے بادشاہ کو دعا دی۔

تیرا بخت جوان رہے اور دولت تیری لونڈی بنی رہے

بادشاہ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ اب خدمت پہلے کر دی اور پوچھا بعد میں ہے کہ کہاں سے آئے ہو یہ مثال دے رہا ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے۔

لطائف

○ پولیس کے ایک افسر نے تھانے دار کو مجرم پکڑنے کے لئے چھ تصاویر دیں اور کہا شام تک مجرم پکڑا جائے تھانے دار نے شام سے پہلے پہلے پانچ مجرم پکڑنے کی اطلاع دی۔ اور افسر سے گھبراتے ہوئے کہنے لگا کہ چھٹا مجرم بھی گھنٹے تک پکڑ لوں گا۔ افسر نے کہا تصاویر مختلف ملزموں کی نہیں تھیں بلکہ ایک ہی ملزم کے مختلف پوز تھے۔ تھانے دار نے کہا سر وہ تو اقرار بھی کر چکے ہیں۔

○ ایک بزرگ ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ اس نے ایک نوجوان سے کہا تمہاری کتنی عمر ہے نوجوان نے کہا 40 سال بزرگ نے کہا پھر تو تم اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو سکتے ہو اس لئے میرے پاؤں پر سے اپنے پاؤں اٹھا لو۔

○ ایک صاحب لیکچر دے رہے تھے ان کو شوق تھا تقریر کرنے کا۔ ایسے ڈیپارٹمنٹ میں تھے کہ انہوں نے بہت سارے ملازم اکٹھے کر لئے چنانچہ انہوں نے اپنا لیکچر شروع کر دیا چونکہ ذرا نروس ہو جایا کرتے تھے اس لئے انہوں نے آنکھیں بند کر لیں خوب زور شور سے لیکچر شروع رہا۔ یہاں تک کہ آدھ گھنٹہ گزر گیا۔

جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو صرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا سارے بھاگ چکے تھے اور جو بیٹھا ہوا تھا وہ بہرہ تھا۔

○ ایک آدمی ایک آنکھ سے محروم تھا۔ ڈرائیونگ بہت تیز کر رہا تھا۔ پولیس والے نے پکڑ لیا اور کہا تمہاری سپیڈو میٹر پہ نظر نہیں ہے اتنی تیز رفتاری سے جا رہے ہو اس نے کہا ایک ہی تو آنکھ ہے سڑک پہ نظر رکھوں یا سپیڈو میٹر پہ۔

○ ایک شخص نے گڑ کی ریڑھی لگائی ہوئی تھی اور وہ ایک ہیجڑے کو گالیاں دے رہا تھا کسی نے کہا کیا ہوا ہے۔

اس نے کہا یہ بدبخت آتا ہے گڑ کھا جاتی ہے۔ آتا ہے گڑ کھا جاتی ہے۔

دلکش منظر

اک منظر ہر سو پھیل گیا، تکبیروں سے گھر گونج اٹھے
وہ حمد و ثنا کی لہر چلی کہ سات سمندر گونج اٹھے

اب پیارے آقا کی باتیں دو چار نہیں سو بار سنو
بازارِ سماعت گرم ہوا، آواز کے گوہر گونج اٹھے

عرفان کے اڑتے بادل کی آنکھوں میں پیاسے صحرا ہیں
پیاسوں کو جشن منانے دو امید کے ساگر گونج اٹھے

خاموشی سے ہر ظلم سہا، دل خون ہوا، کچھ بھی نہ کہا
اور جب دی صدائے مستانہ راہوں کے پتھر گونج اٹھے

میں ذکرِ الٰہی کے صدقے، میں عشقِ محمدؐ کے قرباں
باطن سے خوشبو پھوٹ بہی روحوں کے جوہر گونج اٹھے

جمیل الرحمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

قسط دوم آخر

تاریخ عالم پر گہرے اثرات مرتب کرنے والے

حضرت مسیح موعود کے چار انقلاب انگیز رؤیا

ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار

صرف یہی نہیں بلکہ اس وقت بھی مضمون ختم نہ ہوا تھا لہٰذا عوامی رائے کے پیش نظر جلسہ کے دنوں میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا اور 29 دسمبر 1886ء کے روز اس مضمون کا باقی حصہ پڑھا گیا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بطور نمونہ دو تین اخبارات کی آراء ذیل میں درج کر دی جائیں:۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ (لاہور) نے لکھا:۔

"اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی مرزا غلام احمد قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو (دین) کی حمایت و حفاظت میں ماہر کامل ہیں۔ اس لیکچر کے سننے کے لئے دور و نزدیک سے مختلف فرقوں کا ایک جم غفیر امڈ آیا تھا اور چونکہ مرزا صاحب خود تشریف نہیں لا سکتے تھے اس لئے یہ لیکچر ان کے ایک لائق شاگرد منشی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔ 27۔ تاریخ کو یہ لیکچر تین گھنٹہ تک ہوتا رہا اور عوام الناس نے نہایت ہی خوشی اور توجہ سے اس کو سنا لیکن ابھی صرف ایک سوال ختم ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے وعدہ کیا کہ اگر وقت ملا تو باقی حصہ بھی سناؤں گا۔ اس لئے مجلس انتظامیہ اور صدر نے یہ تجویز منظور کر لی کہ 29 دسمبر کا دن بڑھا دیا جائے۔" (ترجمہ)

اخبار "چودھویں صدی" (راولپنڈی) نے حضرت اقدس مسیح موعود کے اس لیکچر پر مندرجہ ذیل تبصرہ کیا۔

ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔ 27 دسمبر قریباً چار گھنٹے اور 29 دسمبر کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا جو حجم میں 100 صفحے کلاں تک ہوگا۔ غرضیکہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔ دیگر مذاہب سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے سچ تو یہ ہے کہ وہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب بھی نہیں تھے۔ عموماً سپیکر صرف چوتھے سوال پر ہی رہے اور باقی سوالوں کو انہوں نے بہت ہی کم پیش کیا اور زیادہ تر اصحاب تو ایسے بھی تھے جو بولتے تو بہت تھے مگر اس میں جاندار بات کوئی نہیں تھی بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالوں کا علیحدہ علیحدہ مفصل اور مکمل جواب تھا اور جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا۔

ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول اور فروعات اسلام کو دلائل عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔

مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآن کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بیشمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے تھے۔ کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال اوپر نیچے سے بھر رہا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر سپیکروں کے لیکچروں کے امتیاز کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ آ کر گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا لیکچر بالکل معمولی تھا۔ وہی ملائی خیالات تھے جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے ہیں۔ اس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی اور مولوی صاحب موصوف کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی شخص اٹھ کر چلے گئے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کو اپنا لیکچر پورا کرنے کے لئے چند منٹ زائد کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔"

(اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی بمطابق یکم فروری 1897ء)

یہ مضمون جب شائع ہو گیا تو اس پر بڑے بڑے فلاسفروں اور غیر ملکی اخبارات و رسائل کے ایڈیٹروں نے بھی نہایت عمدہ ریویو لکھے اور مغربی مفکرین نے اس لیکچر کو بے حد سراہا۔ مثلاً

(1) "برسٹل ٹائمز اینڈ مرر" نے لکھا:۔

"یقیناً وہ شخص جو اس رنگ میں یورپ و امریکہ کو مخاطب کرتا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا۔"

(2) "سپیریچوئل جرنل" بوسٹن نے لکھا۔

"یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے ایک خالص بشارت ہے۔"

(3) "تھیوسوفیکل بک نوٹس" نے لکھا:۔

"یہ کتاب محمد (ﷺ) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے۔"

(4) "انڈین ریویو" نے لکھا:۔

"اس کتاب کے خیالات روشن، جامع اور حکمت سے پر ہیں اور پڑھنے والے کے منہ سے بے اختیار اس کی تعریف نکلتی ہے۔"

(5) "مسلم ریویو" نے لکھا:۔

"اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا اس میں بہت سے سچے اور عمیق اور اصلی اور روح افزا خیالات پائے گا۔"

(بحوالہ "سلسلہ احمدیہ" مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

اس مضمون کی یہ خوبی ہے کہ اس میں کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ محض دین کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور سوالات کے جوابات قرآن مجید ہی سے دیئے گئے ہیں اور ایسے طور پر دیئے گئے ہیں کہ جن سے قرآن کا تمام مذاہب سے اکمل اور احسن اور اتم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

"خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں"

طاعون کی بیماری جس نے گھروں اور شہروں اور گاؤں کو اجاڑ دیا اس کی آمد سے کئی سال پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا میں دکھا دیا آپ فرماتے ہیں:۔

اس مرض نے جس قدر بمبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصے میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے اور ہزارہا گھر ویران ہو گئے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لئے جدا کئے گئے اور ابھی انتہا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ نے کمال ہمدردی سے تدبیریں کیں اور اپنی رعایا پر نظر شفقت کر کے لکھوکھا روپیہ کا خرچ اپنے ذمہ ڈال لیا اور قواعد طبیہ کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا ہدایتیں شائع کیں مگر اس مرض مہلک سے اب تک بکلّی امن حاصل نہیں ہوا بلکہ بمبئی میں ترقی پر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب بھی خطرہ میں ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اس وقت اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو کیونکہ وہ شخص انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو...... اور ایک اور ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو چھ فروری 1898ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ "یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔" میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا......

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص 7-2)

اسی کشف کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا۔ اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا ہے۔ کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوئی ہے۔ اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ اس لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نزول المسیح ص 37، 39)

چنانچہ یہ طاعون کی بیماری ظاہر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو محفوظ رکھا۔ طاعون کی پیشگوئی سے قبل کے اعداد و شمار ملاحظہ فرمائیے جو طاعون کے مختلف ملکوں میں پھیلاؤ سے تعلق رکھتے ہیں۔

1880ء صرف ایک ملک میں طاعون ظاہر ہوا۔
1881ء تین ممالک میں
1882ء دو ممالک میں
1883ء ایک ملک میں
1884ء دو ممالک میں
1885ء تا 1888ء صرف ایک ملک میں
1889ء تا 1891ء تین ممالک میں
1892ء چار ممالک میں
1893ء تا 1894ء 9 ممالک میں
1895ء دو ممالک میں
1896ء۔1897ء چھ ممالک میں

ان اعداد کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ طاعون کی انتہائی چوٹی 1893ء میں قائم ہوئی۔ جس کے بعد مسلسل 3 سال تک اس کا دائرہ عمل محدود رہا حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے طاعون کے عذاب الٰہی کی صورت میں پھیلنے کی 1898ء میں خبر دی اور 1898ء میں طاعون اچانک پھر پھیلنا شروع ہوا۔ اور 1902ء تک 28 ممالک پر مسلط ہو گیا۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا)

اب ذرا مرنے والوں کی تعداد دیکھئے۔ 1896ء میں 2219 افراد موت کا شکار ہوئے اور پیشگوئی کے بعد یعنی 1898ء میں 89265۔افراد مرے۔ اور 1899ء سے 1906ء تک 3790664۔افراد دنیا سے رخصت ہو گئے (حوادث طبعی یا عذاب الٰہی ص 81-82-83)

اہل دانش نے جب موتا موتی کا عالم دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب نے جو پیش خبری دی ہے یعنی۔

"تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہو گا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔

(کشتی نوح ص 1-2)

اور عربی زبان میں پیش خبری۔

"انی احافظ کل من فی الدار"

(نزول مسیح ص 23-24)

کے مطابق احمدی احباب کو طاعون کی بیماری لاحق نہیں ہو رہی تو لوگ کثرت سے احمدی ہونے شروع ہو گئے۔ یہ تعداد ہزاروں سے نکل کر 1902ء میں ایک لاکھ تک پہنچ گئی 1903ء میں کثرت سے لوگ آپ کے مبائعین میں شامل ہوئے کہ اخبار الحکم (قادیان) کو مجبوراً نو مبائعین کی فہرست کا کالم ہی بند کر دینا پڑا۔

(الحکم 17۔اپریل 1903ء ص 10)

1904ء میں احمدیوں کی تعداد دو لاکھ تک اور 1906ء میں چار لاکھ تک پہنچ گی۔

حضور طاعون کے زمانہ میں بیعت کرنے والوں کو از راہ ظرافت طاعونی احمدی کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

(سلسلہ احمدیہ ص 124)

چنانچہ یہ کشف بھی انقلابی صورت اختیار کر گیا۔

"بہشتی مقبرہ"

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا میں ایک جگہ دکھلائی جس کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"اور جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت)

شاید کوئی یہ کہہ دے کہ اس رؤیا نے کیا انقلاب پیدا کیا۔ تو سنئے۔ یہ رؤیا اپنے اندر ایک زبردست تحریک کی بنیاد رکھتی ہے یعنی "وصیت" کی۔

حضرت صاحب نے طوعی قربانی کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور اس کی شرائط مقرر فرمائیں۔

خدا کے فضل و کرم سے جن احباب نے اس طوعی قربانی میں حصہ لیا ان کا کردار ان کے اعمال ان کا تقویٰ دوسروں سے بلند مقام پر ہے۔ اسی لئے تو رؤیا میں وہ بہشتی دکھائے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی تقریر نظام نو میں فرماتے ہیں۔

غرباء کی تکلیف دور کرنے کے لئے سکیم اور اس کے اہم اصول

میں اوپر بتا چکا ہوں کہ (اس) سکیم کے اہم اصول یہ ہیں۔

اول۔ سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ دوم۔ مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے۔ تیسرے یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے اور جبر سے کام نہ لیا جائے۔ چوتھے یہ نظام ملکی نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آجکل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں مگر (احمدیت) نے وہ تحریک پیش کی ہے جو ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔

(دین حق کی) تعلیم کی ساری خوبی ان چاروں اصول میں مرکوز ہے۔ اگر یہ چاروں اصول کسی تحریک میں پائے جاتے ہوں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ تحریک سب سے بہتر اور سب تحریکات سے زیادہ مکمل ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ذریعہ 1905ء میں دنیا سے دُکھ کو دور کرنے والے نئے نظام کی بنیاد

اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو (حضرت مسیح موعود) نے خدا تعالیٰ کے حکم سے کس طرح پورا کیا اور کس طرح (دین حق کی) تعلیم کے عین مطابق دنیا کے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بالشوزم، ہوشلزم اور نیشنل سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالن جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ 1919ء اور 1921ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد 1905ء میں رکھ دی تھی اور وہ "الوصیت" کے ذریعہ رکھی تھی۔

قرآن مجید میں مختلف ضرورتوں کے وقت طوعی قربانیاں کرنے کی طرف اشارہ

قرآن کریم نے اصولی طور پر فرمایا تھا (۔) (البقرہ 196) مگر اس تعلیم میں خدا تعالیٰ نے طوعی قربانیوں کے کوئی معین اصول مقرر نہ فرمائے تھے صرف یہ کہا تھا کہ اے مسلمانو! تمہیں علاوہ جبری ٹیکسوں کے بعض اور ٹیکس بھی دینے پڑیں گے مگر یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ ٹیکس کتنے ہوں گے اور ان کی معین صورت کیا ہو گی۔ اگر کسی زمانہ میں (۔) حکومت کو سو میں سے ایک روپیہ کی ضرورت ہوتی تھی تو خلیفہ وقت کہہ دیا کرتا تھا کہ اے بھائیو! اپنی مرضی سے سو میں سے ایک روپیہ دے دو۔ اور اگر کسی زمانہ میں (۔) حکومت کو سو میں سے دو روپیہ کی ضرورت ہوتی تھی تو خلیفہ وقت کہہ دیا کرتا تھا کہ اے بھائیو! اپنی مرضی سے سو میں سے دو روپے دے دو۔ اسی وجہ سے ہر زمانہ میں اس کی الگ الگ تعبیر کی گئی۔ رسول کریم ﷺ نے اس کی تعبیر اس طرح کی کہ وقتاً فوقتاً زائد چندے مانگ لئے اور خلفاء نے اپنے زمانہ کے مطابق اس کی اس طرح تعبیر کی کہ جو اموال فوجوں میں تقسیم کرنے کے لئے آیا کرتے تھے ان کے ایک بڑے حصہ کو محفوظ کر لیا اور سپاہیوں سے کہا کہ تم اپنی خوشی سے اپنا حق چھوڑ دو اور حضرت مسیح موعود نے اپنے زمانہ کے مطابق تعبیر کر لی۔ اگر (۔) حکومت نے ساری دنیا کو کھانا کھلانا ہے، ساری دنیا کو کپڑے پہنانا ہے، ساری دنیا کی رہائش کے لئے مکانات کا انتظام کرنا ہے، ساری دنیا کی بیماریوں کے لئے علاج کا انتظام کرنا ہے، ساری دنیا کی جہالت کو دور کرنے کے لئے تعلیم کا انتظام کرنا ہے تو یقیناً حکومت کے ہاتھ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ ہونا چاہئے جتنا پہلے زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (۔) نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کر دیں۔ اور آپ فرماتے ہیں ان وصایا سے جو آمد ہو گی وہ "ترقی (دین) اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے" خرچ ہو گی۔ (شرط نمبر 2)

اسی طرح ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (دین) میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے (شرط نمبر 2)

یعنی (دین حق) کی تعلیم کو دنیا میں قائم اور رائج کرنے کے لئے جس قدر امور ضروری ہیں اور جن کی تعبیر کرنا قبل از وقت ہے ہاں اپنے زمانہ میں کوئی اور شخص ان امور کو کھولے گا۔ ان تمام امور کی سرانجام دہی کے لئے یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

الوصیت کے نئے نظام کا ذکر

یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود نے دی۔ آپ صاف فرماتے ہیں کہ ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (دین) میں داخل ہے اور جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے اس پر یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ایسے امور بھی ہیں جن کو ابھی بیان نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔

وصیت کے اموال میں یتامیٰ، مساکین اور کافی وجوہ معاش نہ رکھنے والے غیروں کا حق

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں کا بھی حق ہو گا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔" (شرط نمبر 2)

پھر فرماتے ہیں

"جائز ہو گا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے۔"

(ضمیمہ شرط نمبر 9)

یعنی ان اموال کے ذریعہ تجارت کرنی بھی جائز ہو گی اور تمہیں اس بات کی اجازت ہو گی کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

سید ظہور احمد شاہ صاحب

جدید دور کا سب سے خطرناک طیارہ

امریکہ کا بی 2- سٹیلتھ بمبار

امریکہ اب ایک ایسا بمبار طیارہ بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے جو راڈار پر دکھائی نہ دینے کی بے مثل صلاحیت رکھتا ہے اس کی دوسری خوبی انتہائی تیز رفتاری ہے۔ ان دونوں خوبیوں کی وجہ سے یہ طیارہ امریکی فضائی کمان کے لئے سب سے اہم ہتھیار تسلیم کیا گیا ہے اس جہاز کو انتہائی کامیابی کے ساتھ پہلے خلیجی جنگ (1991ء) میں استعمال کیا گیا اور حال ہی میں یوگوسلاویہ کی جنگ میں نہایت کامیابی سے استعمال کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسے افغانستان میں مجاہدین کے تربیتی کیمپوں پر بھی آزمایا جا چکا ہے۔ بی۔ 2 بمبار طیارہ صرف 24 گھنٹوں کے نوٹس پر اور اپنے عملے کے لئے کسی قسم کا خطرہ لئے بغیر دنیا کے کسی بھی کونے پر کتنے ہی سخت حفاظتی حصار میں رکھے ہوئے ہدف پر ایک لاکھ 62 ہزار پونڈ وزنی بم گرا سکتا ہے۔ بعض حالات میں تو بی۔2۔ بمبار طیارہ کروز میزائل سے بھی زیادہ تیز رفتار اور زیادہ شدت سے حملہ کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ یوگوسلاویہ کی جنگ میں بھی ہر موسم میں سیٹلائٹ سے راہنمائی لینے والا یہ طیارہ نیٹو کے آپریشن کی کامیابی کا اصل راز ہے۔

اس طیارے کی تیاری میں چالیس ہزار ہنر مندوں نے دن رات محنت کی اور اس کی تیاری میں 44 بلین ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔ ضمنی طور پر یہ بھی عرض ہے کہ اب اس طیارے سے بھی بہتر طیارے بنانے کا پروگرام امریکہ نے بنایا ہے۔ اس کا نام ایف 22 سٹیلتھ طیارہ ہے۔ اس طیارے کی رفتار بھی بی۔2 سے زیادہ ہو گی۔ اور راڈار سے مخفی رہنے کی صلاحیت بھی زیادہ ہو گی۔ اس کے علاوہ وہ دشمن کے طیارے زیادہ فاصلے سے تباہ کر سکے گا۔ اس منصوبے پر 70 بلین ڈالر خرچ آئیں گے۔

بہرحال بی 2 سٹیلتھ کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس طیارے کے پروں کا پھیلاؤ 172 فٹ ہے جبکہ طیارے کی لمبائی صرف 69 فٹ ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کی دم ہوتی ہی نہیں۔ جس پلاسٹک میٹریل سے اسے بنایا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ راڈار سے اس کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ نیز حرارت یا آواز وغیرہ کا کھوج لگانے والے آلات بھی اس کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ اور نہ انسانی آنکھ اس کو آسمان پر دیکھ سکتی ہے۔

یوگوسلاویہ پر حملے کے لئے یہ طیارے دو۔ دو۔ کے جوڑوں میں 30 گھنٹے کے مسلسل مشن پر براہ راست ٹکساس سٹی (امریکہ) سے پرواز کر کے آئے اور انہوں نے پہلے ہی حملہ میں یوگوسلاویہ کے کمانڈ بنکر۔ راڈار تنصیبات۔ مواصلاتی نظام اور اہم پل تباہ کر دیئے۔ یوگوسلاویہ کی اسلحہ ساز فیکٹریاں اور دیگر انتہائی نگہداشت والی تنصیبات بھی تباہ کر دیں۔ ان طیاروں میں آتی اور جاتی دفعہ دو۔ دو۔ مرتبہ پرواز کے دوران ہی پٹرول بھرا گیا۔ ان طیاروں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ سیٹلائٹ رہنمائی کے استعمال سے بی۔2 کو ہر قسم کے موسمی حالات میں کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ نے اب یہ اقرار کر لیا ہے کہ بلغراد میں چینی سفارت خانہ پر بمباری بی۔2 نے ہی کی تھی۔ لیکن اس حملہ کی وجہ کسی B-2 بمبار طیارہ کی ٹیکنالوجی کا نقص نہیں تھا بلکہ یہ نیٹو کی منصوبہ بندی کی غلطی تھی۔ نیٹو کے منصوبہ سازوں کا خیال تھا کہ وہ ایک ملٹری سپلائی سنٹر پر حملہ کر رہے ہیں جو کہ چینی سفارت خانے سے کئی سو گز دور تھا۔

اس طیارے کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ کسی ایک طیارے کا نقصان بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ لیکن اس کی یہ خصوصیت کہ یہ امریکہ کے کسی بھی اڈے سے اڑ کر دنیا کے کسی کونے میں پہنچ سکتا ہے یہی اس طیارے کی اصل اہمیت کا راز ہے۔ کیونکہ اب دن بہ دن امریکہ کو دنیا کے دوسرے ملکوں میں اڈوں کا حصول مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے اس طیارے کی وجہ سے امریکہ اڈوں کے لئے دوسرے ملکوں کا دست نگر ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ یہ طیارہ 24 گھنٹوں کے اندر اندر کروز میزائل سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دور دراز کے اہداف تک پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے امریکی ماہرین کے مطابق اس طیارے کی ایجاد کے بعد کروز میزائل کا دور ختم ہو گیا ہے۔

بی۔2 طیارے کی بنیادی خوبی اس کا راڈار ٹارگٹنگ کا نظام ہے جو کہ اپنی نوعیت کا بہترین نظام تسلیم کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے اب اس طیارے کو بمباری کے لئے بہترین تسلیم کیا گیا ہے۔

B-2 طیارے کے پائلٹوں کا انتخاب اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح کہ خلا بازوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ ان طیاروں کے لئے ایسے ہوا بازوں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ جن میں تجزیہ کرنے اور ہدف کے بارے میں موصول ہونے والی تمام معلومات کو بہتر سے بہتر طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت ہو (ایسی معلومات جو زمین پر موجود ماہرین اس کو ہر وقت مہیا کرتے رہتے ہیں۔) ان طیاروں کے پائلٹ اپنے آپ کو بمباری کے وقت انتہائی محفوظ خیال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ ان طیاروں سے بمباری کے وقت اپنی تمام تر صلاحیتیں اپنے بمباری کے کام پر لگا سکتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔

(ماخوذ۔ روزنامہ پاکستان ۔ 19۔ اگست 99ء)

محمد اکرم خالد صاحب

پاکستان میں کینولا (میٹھی سرسوں) کی کاشت

خوش ذائقہ اور صحت افزا کھانے پکانے کے لئے خوردنی تیل کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ تیل کے بغیر کھانا پکنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور معاشرتی طور پر ہم مرغن غذا کھانے کے عادی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں خوردنی تیل کی پیداوار طلب سے بہت کم ہے۔

پٹرول کے بعد ہم ہر سال خوردنی تیل پر کثیر زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں ملک کی ضرورت کا 70 فیصد خوردنی تیل غیر ملکوں سے درآمد کیا جاتا ہے جس پر 40۔ ارب روپے سے زائد کا زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے اور ماہرین کے ایک اندازے کے مطابق خوردنی تیل کی طلب میں ہر سال سات فیصد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔

سرسوں ہمارے ملک کی ایک اہم اور روایتی تیلدار فصل ہے جو صدیوں سے زیر کاشت ہے۔ اس کا تیل کئی طریقوں سے استعمال میں لایا جاتا رہا ہے۔ اس کا تنا اور پتے ساگ کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عام سرسوں کے تیل میں دو مہلک قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں یعنی ایروسک ایسڈ (Erucic Acid) جو کہ تیل میں ہوتا ہے اور گلوکو سنولیٹس (Glucosinolates) جو کھل اور پودے میں پایا جاتا ہے۔ ایروسک ایسڈ Erucic Acid کی مقدار اگر تیل میں پانچ فیصد سے زیادہ ہو تو یہ تیل مضر صحت تصور کیا جاتا ہے یہ جسم میں کولسٹرول کی مقدار بڑھا دیتا ہے جبکہ گلوکو سنولیٹس (Glucosinolates) کی مقدار اگر تیس (30) فیصد سے زیادہ ہو تو ایسی کھل جانوروں میں پیٹ کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ مرغیاں یہ کھل کھا کر مر بھی سکتی ہیں۔

لہٰذا ان نقصانات سے بچنے کے لئے سرسوں کے ماہرین نے شب و روز کی محنت کے بعد سرسوں کی ایسی اقسام تیار کی ہیں جن میں ان زہریلے اجزاء کی مقدار بہت کم یا بالکل نہیں ہوتی دوسری طرف ان میں لن اولک ایسڈ (Linoleic Acid) کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو کہ دل کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ کینیڈا' سویڈن' آسٹریلیا اور پولینڈ کے سائنسدانوں نے سرسوں کی یہ مفید اقسام تیار کی ہیں ان کو "ڈبل زیرو" اقسام کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی ان میں نقصان دہ اجزاء 00% فیصد ہیں۔ کینیڈا میں ان اقسام کو کینولا (Canola) کہا جاتا ہے جہاں سے اس کا تیل یورپ جاپان اور امریکہ کو وسیع پیمانے پر برآمد کیا جاتا ہے۔

خصوصیات

کینولا کے تیل کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔ (1) غیر قدرتی اور مضر اجزاء سے پاک خالص پکانے کا تیل (2) کولیسٹرول سے مبرا' (3) زود ہضم اور خوش ذائقہ' (4) وافر مقدار میں وٹامن ای (5) دیگر نباتاتی روغنیات کی نسبت خون میں کولیسٹرول کو کم کرنے میں زیادہ موثر (6) تمام خوردنی تیلوں کے مقابلہ میں نقصان دہ چکنائی (Saturated Fat) کم ہے۔ (7)، تیل میں کوئی ناگوار بو نہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ کینولا کا تیل حاصل کرنا نہایت آسان ہے۔ کینولا سرسوں کے بیج میں کسی قسم کی کڑواہٹ نہیں لہٰذا کولہو سے تیل نکلوا کر ایک دو دن بعد نتھار لیں اور گرم کر کے جھاگ ختم کر لیں یا ویسے ہی استعمال کریں۔ تیل میں کوئی ناگوار بو اور کڑواہٹ نہیں۔

گزشتہ سال ہمارے ملک میں آسٹریلیا سے کینولا کی مختلف اقسام کے بیج کافی مقدار میں درآمد کئے گئے۔ اور ان کو وسیع رقبہ پر کاشت کیا گیا جس سے نہایت حوصلہ افزاء نتائج حاصل ہوئے۔ امسال ان اقسام میں سے اچھی کارکردگی والی کینولا کی قسم کا بیج کسانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس کا اہتمام پاکستان آئل سیڈ بورڈ نے کیا ہے۔ قریبی محکمہ زراعت کے دفتر سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

چند مشورے

کینولا کی کامیاب کاشت کے لئے چند ضروری سفارشات درج کی جا رہی ہیں جن پر کاشتکار بھائی عمل کر کے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔

زمین کی تیاری سیم زدہ اور انتہائی ریتلی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین میں کامیابی سے کاشت کریں۔ دو مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر کھیت کو ہموار کر کے تروتر میں کاشت کریں۔

وقت کاشت وسط ستمبر سے آخر اکتوبر تک۔ گرمی کی شدت ہو تو ستمبر آخر سے شروع کریں۔

طریقہ کاشت قطاروں میں ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر گندم کاشت کرنے والی ڈرل سے ڈیڑھ کلو بیج اور 38 کلو ڈی اے پی ملا کر ڈرل کریں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر کاشت عام سرسوں کی طرح بذریعہ چھٹہ ہی کی جاتی ہے۔ چھٹہ کی صورت میں بیج دو کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔

کھاد عام طور پر ڈی اے پی ایک بوری اور یوریا ایک بوری۔ بارانی علاقوں میں تمام کھاد زمین کی تیاری کے وقت ڈال دیں۔ نہری علاقوں میں نصف کھاد کاشت کے وقت اور نصف دوسرے پانی کے ساتھ۔

آبپاشی کینولا کو پانی کی ضرورت گندم سے کم ہے۔ عام طور پر اس فصل کو تین پانی درکار ہیں۔ پہلا پانی کاشت کے ایک ماہ بعد دوسرا پھول نکلتے وقت اور تیسرا بیج بنتے وقت۔

برداشت جب فصل کا رنگ زرد ہو جائے اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32387 میں سید منیب احمد ولد سید منیر احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 211/2 گلی نمبر 3 جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید منیب احمد مکان نمبر 211/2 گلی نمبر 3 محلّہ گیلانی جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر 25827 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر 30080۔

مسل نمبر 32388 میں ناہید نعیم زوجہ راشد نعیم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے چھبیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 300 گرام مالیتی -/D M 10000۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D M 150 ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناہید نعیم دار العلوم شرقی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 جاوید مبشر ساکن جرمنی گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد شمس جرمنی۔

مسل نمبر 32389 میں امتہ النصیر رابعہ زوجہ عبدالمنان اظہر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دار الفضل ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 07۔292 گرام مالیتی 16۔D M 4819۔ 2۔ زیورات نقری وزنی 100.20 گرام مالیتی -D M 250.50۔ 3۔ نقد رقم -D M 1700۔ کل جائیداد مالیتی -D M 6769.66۔ 4۔ حق مہر -/200000 پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D M 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ النصیر رابعہ محلّہ دار الفضل ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان اظہر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد احتشام الحق جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32390 میں فوزیہ مظفر زوجہ مظفر احمد شمس قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی جوڑی بالیاں مع انگوٹھی وزنی...... مالیتی -/D M 40.85۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D M150 ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ مظفر جرمنی گواہ شد نمبر 1 راشد نعیم ولد مولوی کرم الٰہی صاحب جرمنی گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد محمد حنیف جرمنی۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 370 گھرانوں کے 1200 سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

لوگوں سے ان کے اموال کا دسواں یا آٹھواں یا پانچواں یا تیسرا حصہ لو اور پھر تجارت کر کے اس مال کو بڑھا لو۔"

(نظام نو ص 115 تا ص 118)

یہ نظام طوعی قربانی کا جاری و ساری ہے اور افراد جماعت کی روحانیت میں انقلاب پیدا کر رہا ہے اب تک 32 ہزار وصیتیں ہو چکی ہیں۔ دنیا میں اس قدر بڑی طوعی قربانی دینے والوں کی مثال نہیں ملتی۔

یہ سلسلہ اپنی شرائط کے ساتھ جاری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی ہی قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

بقیہ صفحہ 5

30 سے 40 فیصد پھلیاں بھورے رنگ کی ہو جائیں فصل کو فوراً کاٹ لینا چاہئے۔ چار پانچ روز خشک کر کے گندم والے تھریشر یا بیلوں کے ذریعے گہائی کریں۔ بیج کو اچھی طرح خشک کر کے ذخیرہ کریں۔

پیداوار۔ اوسط پیداوار 20 سے 25 من فی ایکڑ ہے۔ پچھلے سال ربوہ کے مضافات میں چھٹہ سے کاشت کی ہوئی فصل سے 23 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کی گئی۔ حکومت 450 روپے فی من خرید کی ضمانت دیتی ہے جبکہ کھلی منڈی میں 600 سے 850 روپے فی من فروخت کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی محترم میاں لطیف احمد صاحب تمیم ابن محترم میاں ناصر علی صاحب آف جھنگ حال مقیم جرمنی .تقضائے الٰہی آج رات جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود حامی و ناصر ہو۔

○ مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب انسپکٹر مال کے تایا جان چوہدری بہاول بخش چٹھہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک 543/E.B (چھٹیانوالہ) ضلع وہاڑی مورخہ 99-10-8 کو .تقضائے الٰہی بعمر 85 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عشاء ان کی نماز جنازہ مقامی جماعت میں پڑھی گئی۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے اگلے روز مورخہ 99-10-9 کو ان کی میت ربوہ لائی گئی اسی روز بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

خلافت ثانیہ کے زمانے میں ان کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم نے ایک بیوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

درخواست دعا

○ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم رفیق احمد صاحب فوزی آف ناروے ابن مکرم محمد نصیب صاحب عارف' راولپنڈی کے پھیپھڑوں کی چار بار کیموتھراپی کے بعد اب گردے درست طور پر کام نہیں کر رہے۔ آٹھ روز سے I.C.U میں ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ خاص دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا ظفراللہ صاحب دارالرحمت شرقی بوجہ اعصابی تکلیف عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ بنت چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم دارالعلوم غربی بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔

○ محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ چوہدری تنویر احمد صاحب کوئٹہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ محترمہ آنسہ نسرین صاحبہ بنت مستری اللہ بخش صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ بعارضہ ٹائیفائیڈ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم شریف احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کے نواسے فہد احمد بعمر 8 سال کی دائیں آنکھ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں متوقع ہے۔ ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم محمود احمد ناصر صاحب ابن مکرم صلاح الدین صاحب سابق ڈرائیور پرائیویٹ سیکرٹری دارالعلوم غربی (حلقہ خلیل) ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ رخسانہ عندلیب صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد واہلہ صاحب چک نمبر 87 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 99-3-20 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مبلغ -/150000 روپے حق مہر پر پڑھا۔

مورخہ 99-6-12 کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ (بصورت مشروب) کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ جو روس میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں پاکستان آئے ہوئے تھے' نے دعا کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

اعلان فیلوشپ

○ کینیڈا کی حکومتی لیبارٹریوں میں سائنس و انجینئرنگ فیلڈ میں پوسٹ ڈاکٹریٹ کرنے کے لئے فیلوشپ میسر ہیں۔ سائنس وانجینئرنگ میں گذشتہ 5 سال میں ڈاکٹریٹ کیا ہونا لازمی ہے۔ اس بارے میں مکمل معلومات اس پتہ پر لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Visiting Fellowships in
Canadian Govt L A B S
Scholarships and Fellowships
Division
N S E R C
350-Albert Street
Ottawa, Ontario
Canada-K 1 A 1 H 5

(نظارت تعلیم)

گمشدہ کاغذات

ایک عدد اوریجنل سند G.C.E.Olevel جو حفیظ الرحمان کے نام کی ہے اور ساتھ ایک Biodata جو انیس الرحمان کے نام کا ہے اقصیٰ روڈ پر دارالبرکات آتے ہوئے گر گئے ہیں جس شخص کو ملے براہ مہربانی فون نمبر 212993 یا درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

عزیز الرحمان خالد مربی سلسلہ مکان نمبر 15/17 دارالعلوم غربی ربوہ حلقہ ثناء

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی فوج سے امیدیں

امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاک فوج سب کا غیر جانبدارانہ احتساب کرے ملکی معیشت تباہ کرنے والوں کا احتساب ضروری ہے۔ لیکن احتسابی عمل بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا چاہئے۔ کسی خاص فرد' ادارے یا پارٹی کو یکطرفہ احتساب کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ ترجمان نے کہا کہ نواز شریف ٹھیک ہیں۔ پاکستان میں امریکی سفیر نے ان کی تسلی بخش حالت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ لیکن ان کی نظربندی کے مقام کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔

گروزنی کا محاصرہ کرلیا گیا

روس کی فوج نے گروزنی کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور مجاہدین کو مذاکرات کی مشروط پیشکش کر دی ہے۔ مجاہدین نے پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اصل جنگ اب شروع ہوگی۔ روسی فوجی گروزنی میں گھسے گی تو ان کو نئی طرز کی فوج کا سامنا ہوگا۔ روسی میزائلوں کے حملے سے گروزنی میں 137- افراد شہید اور 260 زخمی ہو گئے۔ میٹرنٹی ہسپتال پر گرنے والے میزائل سے 28- افراد شہید اور 90 زخمی ہو گئے۔ روس نے حملے کی تردید کر دی ہے۔

پاکستان امریکی ایجنڈے پر سرفہرست

پاکستان جنوبی ایشیا میں امریکی ایجنڈے پر سرفہرست آگیا ہے۔ امریکہ نے پاکستان میں تبدیلی کو جمہوریت کیلئے دھچکہ قرار دیا۔ جلد از جلد جمہوریت کی بحالی پاکستان کے مفاد میں ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ ہم نے فوجی حکومت کو سمت درست کرنے کیلئے کہا ہے۔ پریس بھی جنرل پرویز مشرف کا حامی نظر آرہا ہے۔

انڈونیشیا میں فسادات

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات میں 8- افراد ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ میلوکو کے علاقہ میں فسادات کے دوران زیادہ تر افراد سیکیورٹی فورسز کی طرف سے کی جانے والی فائرنگ سے مارے گئے۔

بھارت میں ٹرکوں کی ہڑتال جاری

ڈیزل کی قیمت میں 35 فیصد اضافہ کے خلاف بھارت میں ٹرکوں کی ہڑتال دوسرے روز بھی جاری رہی۔ اہم تجارتی شہروں میں کاروباری سرگرمیاں ختم ہو کر رہ گئی ہیں۔ 22- لاکھ ٹرک ڈرائیور ہڑتال پر ہیں۔ حکومت ان کے مطالبات ماننے پر راضی نہیں ہے۔

یمن میں کار بم دھماکہ 6 ہلاک

یمن میں دھماکہ خیز مواد لے جانے والی گاڑی میں اچانک زبردست دھماکہ ہو جانے سے 6- افراد ہلاک اور 10- شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس کا خیال ہے کہ دھماکہ خیز مواد لے کر جانے والی گاڑی کا تعلق اسلامی انتہا پسندوں سے تھا۔

ہتھیار خریدنے والا سب سے بڑا ملک

سعودی عرب ہتھیار خریدنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ سعودی حکومت ہتھیاروں کی خریداری پر ہر سال ساڑھے دس ارب ڈالر خرچ کرتی ہے۔ لندن میں دفاعی معاملات پر کام کرنے والے ایک ادارے کی رپورٹ کے مطابق مشرق وسطیٰ میں امن کی جانب پیش رفت اور تیل کی آمدنی میں کمی ہو جانے کے باوجود اب بھی سب سے زیادہ ہتھیار خریدے جاتے ہیں۔ شمالی افریقہ کے ممالک میں جو صحارا سے متعلق ہیں ہتھیاروں کی خریداری پہلے سے دگنی ہو چکی ہے۔

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کی ریلی

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کی ریلی پر پولیس کی فائرنگ سے 100- افراد زخمی ہو گئے۔ ریلی کے شرکاء نے پولیس پر پتھراؤ کیا اور ہوائی فائرنگ کی۔ ردعمل کے طور پر پولیس مظاہرین پر ٹوٹ پڑی۔ سینکڑوں افراد گرفتار کر لئے گئے۔ 12- پولیس اہلکار جھڑپوں میں زخمی ہو گئے۔

حماس بھوک ہڑتال ختم

اردن میں قید اسلامی مزاحمتی تحریک حماس کی قیادت نے اخوان المسلمون کی اپیل پر اور اردن کے شاہ عبداللہ کے اس وعدے پر کہ وہ مسئلے کو حل کریں گے بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ یہ بھوک ہڑتال 5 روز جاری رہی۔ بھوک ہڑتالیوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔

ہندو انتہا پسندوں کو روکا جائے

بھارت کی سیاسی جماعت کانگریس نے وزیراعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہندو انتہا پسند تنظیموں کو پوپ جان پال کے مجوزہ دورۂ بھارت کے خلاف بیانات جاری کرنے سے روکا جائے۔ پہلے ہی یہ انتہا پسند بابری مسجد شہید کر کے ملک کی بدنامی کا موجب بن چکے ہیں۔

ملینیم بگ Y2K کے اثرات

Y2K ملینیم بگ سے نبٹنے کیلئے روس اور امریکہ کے ماہرین آپس میں گفت و شنید کریں گے اس بحران کے حل کیلئے روسی ماہرین امریکہ پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ جو دفاعی شعبے میں اس ممکنہ بحران کے اثرات سے نبٹنے کے طریقوں کا جائزہ لیں گے بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر کے کمپیوٹر 1999ء کے بعد 2000ء لکھنے سے قاصر ہوں گے جس سے بے شمار مسائل پیدا ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 23 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 25۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-29
منگل 26۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-55
منگل 26۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-17

چاروں گورنروں نے کام شروع کر دیا

چاروں گورنر صاحبان نے اپنے اپنے صوبے میں کام شروع کر دیا ہے۔ آئین معطل ہونے کے باعث چاروں گورنر حلف اٹھائے بغیر کام کریں گے۔ اخبارات کے دفاتر میں تقاریب حلف برداری کا انتظار ہوتا رہا مگر یہ تقاریب منعقد ہونے کی امید نہیں۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے چاروں نامزد گورنر صاحبان سے ملاقات کی جس میں ملکی صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ جی ایچ کیو میں پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان کے نامزد گورنر صاحبان پہلے الگ الگ ملے پھر مشترکہ ملاقات ہوئی۔

گورنروں کے اختیارات

ایک اخبار نے اپنی تجزیاتی خبر میں لکھا ہے کہ نئے گورنروں کا کردار مرکز میں صدر تارڑ جیسا ہوگا اصل اختیارات کور کمانڈروں کے پاس ہونگے۔ گورنر کے عہدے نمائشی ہونگے۔ پنجاب چیف آف جنرل سٹاف کی نگرانی میں رہے گا۔ پولیس اور ایجنسیاں کور کمانڈرز سے احکامات لیں گی۔ سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن کے شعبے بھی کمانڈرز کے پاس ہونگے۔

چاروں گورنر غیر سیاسی ہیں

بی بی سی نے کہا ہے کہ چاروں گورنروں کو سیاست کی کبھی ہوا بھی نہیں لگی۔ گورنر پنجاب جنرل صفدر راہم انتظامی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں صاف کردار کے مالک ہیں۔ جنرل شفیق بہاولپور کے کور کمانڈر رہے ہیں۔ سول اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات رہے ہیں۔ ائرمارشل عظیم داؤد پوتہ پی آئی اے کے چیئرمین رہے۔ مذہبی گھرانے سے تعلق اور وجہ شہرت شرافت ہے۔ بلوچستان کے گورنر سابق چیف جسٹس امیرالملک مینگل نے آٹھ ماہ قبل ریٹائرمنٹ لی تھی انہوں نے سپریم کورٹ میں جانے سے معذرت کرلی تھی۔

گورنر کور کمانڈر اکٹھے ہونگے

سندھ کے گورنر ائرمارشل (ر) عظیم داؤد پوتہ نے کہا ہے کہ ہمیں واضح مینڈیٹ نہیں دیا گیا گورنر اور کور کمانڈر اکٹھے کام کریں گے۔ چیف ایگزیکٹو جب صوبوں کے گورنر مقرر کرتے ہیں تو ان کو وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو چیف ایگزیکٹو کے پاس ہیں۔ گورنر ہی صوبوں کے چیف ایگزیکٹو ہونگے۔ صوبوں میں چھوٹی چھوٹی

کابینہ بنائی جائے گی۔

تین ماہ سے زیادہ کی حمایت نہیں

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تین ماہ کی عبوری حکومت منظور ہے۔ اس سے زیادہ کی حمایت نہیں کریں گے۔ انہوں نے امریکہ سے کہا کہ وہ جمہوریت کی بحالی کیلئے مداخلت کرے۔ دو بار وزیراعظم رہنے والی بینظیر بھٹو نے انکشاف کیا کہ مجھے کبھی ایٹمی پروگرام کا دورہ نہیں کرنے دیا گیا۔ پاکستان کے کسی بھی وزیراعظم کو ایٹمی پروگرام کے بارے میں کچھ علم نہیں ہوتا۔ نیوز ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بہت جلد واپس آؤں گی۔

بڑوں کی بجائے چھوٹوں کی پکڑ دھکڑ

پنجاب میں بڑوں کی بجائے چھوٹے نادہندگان کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی گئی ہے۔ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفادار بیوروکریسی نے نمبر بنانے کیلئے فوج کے نام پر گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ بڑے نادہندگان آزاد جبکہ چھوٹوں کی شامت آگئی ہے۔

واپڈا کے 40-ارب کے نادہندگان

واپڈا 40-ارب کے نادہندگان سے بقایا جات کی وصولی کیلئے اگلے ہفتے فہرست جاری کر دے گا۔ وصولی کیلئے خصوصی سیل بنایا جائے گا۔ واپڈا کے نادہندگان میں وفاقی حکومت 2-ارب 28 کروڑ، آزاد کشمیر 4-ارب 19 کروڑ، پنجاب 4-ارب [illegible] کروڑ، سندھ 14-ارب، سرحد 92 کروڑ اور بلوچستان 31 کروڑ کے نادہندہ ہیں۔

جنرل مشرف سنجیدہ نظر آتے ہیں

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ جنرل مشرف اپنے ایجنڈے پر عمل درآمد میں سنجیدہ نظر آتے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ قوم نے ان سے کرپشن کے خاتمے اور قانون کے نفاذ جیسی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔

خبرنامے کو مشرف نامہ نہ بنائیں

فوجی حکام نے ٹی وی حکام کو ہدایت کی ہے کہ خبرنامے کو مشرف نامہ نہ بنائیں۔ براہ راست نشر کئے جانے والے پروگرام بند نہ کئے جائیں۔ ٹیلی ویژن پر اختلاف رائے کی آزادی ہوگی۔

کاؤس جی کے خلاف توہین عدالت

سپریم کورٹ نے چیف جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں کالم نگار اردشیر کاؤس جی اور پی ٹی وی کے خلاف توہین عدالت کے مقدمے کی سماعت کے لئے 12- رکنی بنچ تشکیل دے دیا ہے۔ یہ بنچ سوموار 25-اکتوبر سے سماعت شروع کرے گا۔ کاؤس جی پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک ٹی وی پروگرام میں اعلیٰ عدلیہ اور ججوں کے بارے میں ایسے ریمارکس دیئے جو توہین عدالت کی زد میں آتے ہیں۔

رکنیت معطل نہیں ہوئی

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی دولت مشترکہ سے رکنیت معطل نہیں ہوئی۔ پاکستان کو سردست صرف تنظیم کے لندن میں منعقدہ حالیہ اجلاس میں شرکت سے روکا گیا ہے۔

صفائی کا موقعہ ملنا چاہئے

مسلم لیگی رہنما اعجاز الحق نے کہا ہے کہ بھٹو کی طرح نواز شریف کو بھی صفائی کا موقع ملنا چاہئے ان پر جو الزامات ہیں وہ سامنے لائے جائیں۔ فوج کو اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لئے اپنی غیر جانبدار حیثیت ثابت کرنا ہوگی۔ راجہ ظفرالحق نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف سے انکی ملاقات کرائی جائے۔ بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم مسلم لیگ اور فوج میں ٹکراؤ نہیں چاہتے۔ مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا نہیں کریں گے۔

حلف کو چیلنج کر دیا گیا

کراچی کے مولوی اقبال حیدر نے ججوں اور آئینی اداروں کے سربراہوں کے حلف کو چیلنج کر دیا ہے۔ رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ تمام عدالتی وآئینی اداروں کے سربراہ نیا حلف اٹھائے بغیر اختیارات استعمال نہیں کر سکتے۔ جنرل ضیاء کے دور میں بھی ججوں کو پی سی او کے تحت نیا حلف اٹھانا پڑا تھا۔ ممتاز قانون دان عبدالحفیظ لاکھو نے کہا کہ میرے خیال میں ججوں کو نیا حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

چوری

معزول وزیراعظم نواز شریف اور ان کے بھائی شہباز شریف نے گذشتہ سال انکم ٹیکس کی مد میں ایک روپیہ بھی جمع نہیں کروایا۔ اربوں روپے کی جائیداد رکھنے والوں نے ویلتھ ٹیکس کے گوشواروں میں بھی اپنے کاروبار کو نقصان کے کھاتہ میں ظاہر کرتے ہوئے اپنے ٹیکس ادا نہیں کئے۔ اور اس طرح کروڑوں روپوں کے ٹیکس چوری کے مرتکب ہوئے۔

کنٹرول لائن پر فوج

سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن پر متعین فوج میں کمی نہیں کی جائے گی۔ بھارت نے کشیدگی میں کمی کا مثبت جواب نہیں دیا۔ عبوری حکومت میں اکثریت سویلین افراد کی ہوگی۔ بین الاقوامی سرحد اور کنٹرول لائن کی نوعیت میں بہت فرق ہے۔ ہم بھارت کے ساتھ بامقصد مذاکرات چاہتے ہیں۔

بھٹی ہومیو کلینک اوقات کار آجکل
صبح 9 تا 1:30 بجے شام 4:30 تا 8 بجے
فون کلینک 211167 فون رہائش 211186
نوٹ : فون یا خط کے ذریعہ بھی دوائی منگوا سکتے ہیں

اعلان برائے فوری فروخت
۱- کمرشل پلاٹ 35x45 مین کمرشل ایریا پاک P.W.D. کالونی اسلام آباد
۲- مکان سنگل اسٹوری برقبہ 40x80 تین بیڈ اٹیچڈ باتھ D.D.- G-9/1 اسلام آباد
۳- مکان ڈبل اسٹوری-ماڈل ٹاؤن ہمک 30x60 اسلام آباد
رابطہ رہائش 051-490811

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

ضرورت ہے
ایک مستحکم ادارے کو اپنے کراچی آفس کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ کمپنی کی دیگر شہروں میں بھی برانچیں ہیں۔
(1) اکاؤنٹنٹ : جو کہ انکم ٹیکس۔ سیلز ٹیکس اور دیگر اداروں سے ڈیلنگ کا تجربہ اور آزادانہ طور پر کمپنی کے اکاؤنٹس کو چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
(2) اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ : اکاؤنٹس میں کم از کم پانچ سالہ تجربہ
(3) ایڈمنسٹریٹر و پرسونل افسر : کم از کم دس سالہ تجربہ رکھتا ہو۔ سابق فوجی (جے۔سی۔او) حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔
تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی۔
اپنی درخواستیں معہ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور پیشہ وارانہ تجربہ کے کاغذات اپنے امیر جماعت یا امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر دس نومبر 1999ء تک ارسال فرمائیں۔
پرویز احمد منہاس -مکان نمبر 160 گلی نمبر 5 ریس کورس روڈ- راولپنڈی کینٹ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61